رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر: قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ: سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۲ | ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء ٭ ۲۲ رجب سنہ ۱۳۴۶ھ | جلد ۲

KHILAFAT LIBRARY

نظم

آپا جان کی یاد میں

آپا! تمہی تو مزرعِ دل کی بہار تھیں
گو پے بہ پے ہموم سے زار و نزار تھیں
آپا! تمہی سکونِ دلِ بیقرار تھیں
پھر بھی دلِ حزیں کے لئے غمگسار تھیں

سائے کو تیرے سایۂ مادر تھے جانتے
اُلفت کو تیری اُلفتِ مادر تھے مانتے

شفقت سے تیری بھول گئے تھے سبھی الم
اب چرخِ کج نہاد نے یہ کیا کیا ستم
وصلت سے تیری یاد نہ رہتے تھے رنج و غم
گردش سے انقلاب کی لینے دیا نہ دم

پہلے غموں نے سینہ کو زنبور کر دیا
اب اس میں تیرے ہجر نے ناسور کر دیا

مُنہ موڑ رشتے توڑ کے حیران کر گئی
بچوں کی زندگی بھی پریشان کر گئی
میرے لئے جہان کو ویران کر گئی
اس نوبہارِ بزم کو سُنسان کر گئی

بھائی بہن کو آہ! یہ کیا داغ دے دیا
پشتِ پدر کو پیری میں خم کرکے کیا لیا

بھائی بہن ننھے دید کو تیری ترستے آہ!
تم جس کی دید کی مہکی بیٹھے ہو دل میں چاہ
ناگاہ تار ان کو ملا یہ دمِ پگاہ
ہاں اس بہن نے چپکے سے جنت کی لی راہ

یہ ماجرا طویل ہے کس سے بیان کروں
غربت کے دشت میں ہوں میں کیو نکر بیاں کروں

تو بے ملے ہی چل بسی! یہ کیا کیا ستم
مضبوط رشتے توڑ کے چلدی جو ایکدم
دُکھ درد اپنا کھول کے کس کو سنائیں ہم
کندھوں پہ ناتواں کے گرایا ہے کوہِ غم

معصوم ننھے تیرے ادھر ہیں بلک رہے
بھائی بہن ہیں دُور وطن سے سسک رہے

تُو نے تو خاص قطعے میں جا کر کیا قیام
اس خوش نصیبی پر تیری ہو کس کو کچھ کلام
ہے والدہ کے وصل سے دن رات شاد کام
اے یادگارِ لختِ دلِ نورِ دیں[۱] امام

اس دل سے تیرا داغ مٹایا نہ جائیگا
فرقت کا بار مجھ سے اُٹھایا نہ جائیگا

مصباحی بہنوں کی ہے یہ خدمت میں التجا
مرقد کو ان کی نور سے بھردے تو اے خدا
مرحوم کیلئے وہ خدا سے کریں دُعا
ہر ایک قسم کا انہیں تو بخش مرتبا

محزوں بہن کو! بھائیوں کو صبر کر عطا
توفیق بخش ان کو کہ چاہیں تری رضا

اولاد پائے صبر کا سب اجر دائما
جو ماں کے ننھے ارا ہے وہ اب ان کو کر عطا
ہر درد و رنج سے انہیں اب لے خدا بچا
تیری رضا کی راہوں پہ چلتی رہے سدا

ان ننھے ننھے بچوں کو رحمت میں اپنی لے
بے ماں کے ہیں غریب حفاظت میں اپنی لے

آمین ثم آمین

غم نصیب امۃ الحفیظ از مانڈلے۔ اپر برما

مرگ خواہر نے کر دیا بیتاب
میری ہستی جو تھی غموں کی کتاب
دل کو پارہ کیا مجھے سیماب
آج اس میں ہوا اضافہ باب

نوٹ:۔ ۱۵ر دسمبر کے مصباح میں جو نظم چھپی ہے وہ بھی بہن امۃ الحفیظ کی تھی۔ کاتب کی غلطی سے نام رہ گیا تھا ٭

[۱] حضرت ابی المکرم خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو مرحومہ سے خاص الفت تھی ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۲۸ء

روئداد جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ ۱۹۲۷ء

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس کے فضل و کرم سے اس سال بھی جلسہ سالانہ مستورات بخیر و خوبی زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک ؎

(۱) مندرجہ ذیل شہروں سے مہمان عورتیں آئیں:- سیالکوٹ - لاہور - امرتسر - پشاور - شملہ - دہلی - گوجرانوالہ - گوجرات - فیروزپور - لدھیانہ - شاہ پور - میرٹھ - کانپور - پانی پت - جموں - کپورتھلہ - بھاگلپور - ضلع گورداسپور - کوٹ قیصرانی - کشمیر - بصرہ - یہ وہ مقامات ہیں - جہاں کی عورتیں ہمارے مقررہ فرودگاہوں میں ٹھیریں - یا جن کا ہمیں علم تھا۔ اور چونکہ کثرت سے مہمان عورتیں علیحدہ علیحدہ مکانوں میں بھی ٹھیری ہوئی تھیں۔ اس وجہ سے بھی بہت سے مقامات کا ہمیں علم نہ ہو سکا ؎

(۲) سالہائے گذشتہ کے انتظام کے مطابق اس سال بھی تین ہی جگہوں میں مہمانوں کے لئے انتظام رہائش و طعام کیا گیا تھا۔ دار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دار حضرت خلیفہ اول رضؓ اور دار مرزا گل محمد صاحب۔ ان ہرسہ مقامات میں تقریباً نو سو مہمانوں نے قیام کیا تھا۔ مہمان نوازی اور دیگر انتظامات جلسہ کے لئے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے کارکنات مقرر تھیں جو حتی الوسع اپنی مفوضہ خدمات کو خوبی سے سرانجام دینے کی کوشش کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(۳) جلسہ گاہ میں حاضرات کی تعداد اوسطاً ڈھائی ہزار سے تین ہزار تک رہی ہے۔

(۴) ہرسہ دن حسب پروگرام تلاوت و نظم خوانی کے بعد مقررین کی تقریریں ہوئیں۔ اور سکرٹری لجنہ نے رپورٹ سنائی۔

ہاں مقررات میں سے اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب اور خاکسار سیکرٹری بوجہ ناسازی طبع اپنا مضمون نہ سنا سکیں۔ اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب کا مضمون کسی اور خاتون نے پڑھکر سنا دیا تھا مگر سیکرٹری کا مضمون کسی وجہ سے نہ سنایا جا سکا۔ اور انشاء اللہ جلد ہی مصباح میں شائع ہو جائے گا ؎

(۵) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر پروگرام کے مطابق ۱۲½ بجے شروع ہونی تھی۔ مگر جلسہ گاہ میں شور ہونے کے باعث حضور نے تقریباً آدھ گھنٹہ تقریر میں تاخیر فرما دی۔ اور کارکنات کو نظام قائم رکھنے اور شور کے دور کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ حکم صادر فرمایا کہ تمام وہ عورتیں جن کے بچے روتے یا شور مچاتے ہیں۔ جلسہ گاہ سے باہر چلی جائیں اور انہیں خاموش کرا کے اندر آئیں ؎

بعدہ کسی قدر خاموشی اور سکون ہو گیا۔ اور آپ نے اپنی تقریر شروع فرما دی۔ جو ڈھائی بجے تک جاری رہی۔ آپ کی تقریر کا موضوع اصلاح المومنات تھا۔

(۶) اس سال جلسہ پر بیعت کرنیوالی مستورات کی تعداد

تقریباً اڑھائی سو تھی۔ جن میں سے ۱۷۵ وہ عورتیں ہیں جنھوں نے بیعت کے لئے مقررہ دن یعنی ۲۶ دسمبر کو بیعت کی۔ اور جن کے نام باقاعدہ طور پر درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور باقی وہ ہیں۔ جنھوں نے متفرق طور پر متفرق دنوں میں بیعت کی ؞

(۷) چندہ جو اس سال جلسہ سالانہ پر مستورات نے دیا۔ اندازاً ایک ہزار ہے۔ ۷۵۸ روپیہ تو نقد تھے۔ اور باقی زیورات طلائی و نقرئی۔ چند پارچات نئے اور پرانے بھی تھے۔

(۸) جیسا کہ پہلے اخباروں میں اعلان کیا جا چکا تھا کہ گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی احمدی خواتین کی دستکاری کی نمائش ہو گی۔ جلسہ کے دنوں میں بڑی عمدگی کے ساتھ یہ نمائش کی گئی۔

اشیائے نمائش علاوہ قادیان کے مندرجہ ذیل مقامات سے موصول ہوئیں :۔ لاہور۔ امرتسر۔ فیروزپور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان ضلع لدھیانہ۔ پٹیالہ۔ راولپنڈی۔ دہلی۔ حیدرآباد۔ برما

اشیائے نمائش :۔ نیٹنگ۔ کروشیا۔ کارچوبی۔ کشیدہ موتیوں کے بٹوے۔ سلے ہوئے کپڑے۔ آرائشی گلدستے وغیرہ قسموں پر مشتمل تھیں ؞

دستکاری اور نمائش کے ضمن میں مکرمہ بہن امۃ الحفیظ ماڈلے خاص طور پر قابل ذکر اور مستحق شکریہ ہیں کہ باوجود دوران سال میں زیادہ تر علیل رہنے کے آپ نے علاوہ نمائش کی چیزوں میں عمدہ اور نفیس اشیاء کا اضافہ کرنے کے مبلغ پچیس روپے چار آنے ارسال کئے ہیں جس کے متعلق تحریر فرماتی ہیں۔ کہ یہ وہ رقم ہے جو کہ وہ سال بھر میں دستکاری سے کما سکی ہیں ؞

یہ امر جہاں بہن موصوفہ کے ذاتی جوہر اور کمال کو ظاہر کرتا ہے۔ وہاں احمدی بہنوں کو ان کے فرض کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ بھی اعانت اسلام کی خاطر اپنے اوقات عزیز کی قربانی کریں۔ اور جبکہ غیر اقوام کی عورتیں اپنے باطل مذہب کی اشاعت کے لئے اس قسم کی قربانیوں سے ان کی امداد کر رہی ہیں۔ تو ان کی ذمہ داری کس حد تک ہونی چاہیئے۔

مجھے افسوس سے اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس سال کی نمائش ہماری امیدوں کے خلاف گذشتہ سال کی نسبت کامیاب نہ ہو سکی۔ بلکہ آگے سے خراب رہی۔ اللہ تعالیٰ ہماری غفلت اور سستیوں کو دور فرما کر آئندہ ان کی تلافی کی توفیق دے۔

بیرونجات کی بہنوں اور خاصکر وہاں کی لجناؤں سے میری درخواست ہے۔ کہ وہ آئندہ سال خصوصیت سے اس کا خیال رکھیں۔ اور اس تحریک کو جو دینی طور پر مفید ہونے کے علاوہ اقتصادی فائدے بھی رکھتی ہے۔ کامیاب بنانے کی کوشش فرمائینگی۔

(۹) انعام کے متعلق فی الحال فیصلہ نہیں ہوا ہے انشاء اللہ جلد ہی پیش کرنے کی کوشش کی جائیگی اور آئندہ پرچہ میں اس کی اطلاع دی جائیگی۔ کہ کس بہن نے وہ انعام حاصل کیا ؞ والسلام

راقمہ :۔ سارہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

قادیان دارالامان۔

رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ قادیان سنہ ۱۹۲۷ء

میں اس وقت آپ لوگوں کو لجنہ اماء اللہ قادیان کی سالانہ کارگذاریوں کی رپورٹ سنانے کے لئے کھڑی ہوئی ہوں گو ہماری لجنہ کے جو اغراض اور مقاصد ہیں۔ ان کی اہمیت اور عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری بڑی سے بڑی کوششیں بھی ابتدائی ہی سمجھی جائیں گی۔ اور یہ تو فی الواقع ابتدائی ہی حالت ہے۔ بہرکیف سال رواں کی رپورٹ حسب ذیل ہے:-

سب سے پہلے میں ان حادثات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔ جو اس سال لجنہ اماء اللہ کو پیش آئے۔ وہ اس کے دو بڑے اور سابق ممبروں کی وفات کا حادثہ ہے۔ پہلا حادثہ تو حبیب بیگم صاحبہ بنت خان صاحب منشی فرزند علی صاحب کی وفات سے لجنہ کو پہنچا۔ جو ایک نہایت ہی نیک اور تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ اور اگرچہ آپ باہر کی لجنہ کی ایک رکن تھیں۔ مگر مدت سے مرکز میں مقام رکھنے کے باعث یہاں کی لجنہ سے ہی ان کا تعلق رہا ہے۔ اور لجنہ کی بہبودی کا خاص جوش رکھتی تھیں۔ اور اس کے کاموں میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا کرتی تھیں۔ غفر اللہ لہا۔

خدا کی قدرت ہے کہ ابھی اس نقصان کی تلافی نہ ہوئی تھی۔ کہ دوسرا بڑا حادثہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری فتح محمد صاحب کی وفات کا پہنچا۔ مرحومہ حضرت خلیفہ اول رضہ کی نواسی تھیں۔ اور علم و فضل میں ایک خاص رتبہ رکھتی تھیں۔ سینکڑوں عورتوں نے آپ کے فیض درس سے علم قرآن حاصل کیا۔ مرحومہ اپنے تقویٰ پرہیز گاری اور حسنِ خلق میں بھی اپنا نمونہ آپ تھیں اور لجنہ کی ابتدائی ممبرات میں سے تھیں۔ اور اس کی ترقی اور بہبودی کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ اور اس کے کاموں میں بھی بڑی تن دہی اور توجہ سے حصہ لیا کرتی تھیں۔ چنانچہ گذشتہ دنوں جب لجنہ اماء اللہ نے عام مستورات میں دستکاری کی طرف توجہ اور شوق پیدا کرنے کے لئے اپنی طرف سے جو انتظام مفت قائم کیا۔ تو آپ اس کی پہلی منتظمہ قرار پائیں۔ اور آپ نے جس محنت اور جانفشانی سے اس کام کو نبھایا۔ وہ آپ کا ہی حصہ تھا۔ کیونکہ مرحومہ جیسی عدیم الفرصت اور مشغول الاوقات خاتون کم ہی اتنی بڑی ذمہ داری کو انجام دے سکتی ہیں۔ آپ نے قادیان کے تقریباً ہر ایک گھر میں جا کر عورتوں سے اشاعت اسلام کی خاطر کام کرنے کے لئے معاہدے لئے۔ اور ان کے کام سپرد کئے۔ نیز وہ تیار شدہ اشیاء کے فروخت کا بھی خود ہی انتظام فرماتی تھیں۔ مرحومہ سادگی کی بہت بڑی مؤیدہ تھیں اور خود ان کا طریق عمل اس کا ایک بیّن ثبوت تھا۔ چنانچہ لجنہ میں جو سادگی کے متعلق ریزولیوشن پاس ہوا ہے۔ وہ انہی کا پیش کردہ تھا۔ الغرض مرحومہ کی وفات سے ہماری لجنہ کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ جسے وہ فراموش نہیں کر سکتی

انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ مرحومہ کو غریق رحمت

فرمائے۔ اور جنت فردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین ٭

حسب قرارداد ضوابط اور قواعد لجنہ ہفتہ وار اجلاس ممبرات لجنہ کا برابر ہوتا رہا ہے جس میں مقامی مفید تجاویز پیش ہو کر پاس ہوتی رہی ہیں۔ اور اس پر عملدرآمد کیا جاتا رہا ہے۔ سب سے اول اس سال لجنہ نے صنعت و دستکاری کی طرف احمدی خواتین کو متوجہ کرنے کے لئے ایک مستقل محکمہ قائم کیا ہے۔ جس میں خود لجنہ کی ممبریں بھی کام کرتی ہیں۔ سامان دستکاری لوگوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور جب تیار شدہ اشیاء فراہم ہو جاتی ہیں۔ تو پھر انہیں فروخت کر کے اس کا منافع اشاعت اسلام کے لئے مخصوص کر دیا جاتا ہے اس وقت تک صرف ازاربند۔ پراندے۔ رومال اور کسی قدر اونی چیزیں مثلاً جراب وغیرہ وغیرہ قسم کی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ کاموں کا سلسلہ جاری ہے گو بعض وجوہات سے ابھی تک اس میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔ مگر امید ہے۔ کہ یہ کام ضرور انشاء اللہ نتیجہ خیز ثابت ہوگا ٭

اس کے علاوہ جو کام وقتاً فوقتاً لجنہ کرتی رہی اس کی تفصیل یہ ہے:۔ (۱) صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس کی ایک طویل مدت کے بعد واپسی پر لجنہ نے انہیں ایڈریس پیش کیا۔ اور پارٹی دی۔ اور تمام انتظامات کو خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیا۔ اور لجنہ کی ممبروں کی اعانت سے ہی کل ضروریات مہیا ہوئیں ٭

(۲) پھر دوسری خدمت جو لجنہ نے سرانجام دی۔ وہ جلسہ گاہ مستورات کی تمام ضروریات کی فراہمی کا کام ہے۔ سامان کے بروقت مہیا نہ ہونے سے کارکنوں کو جو دقت محسوس ہوتی تھی۔ اس کے دور کرنے کے لئے ممبرات لجنہ نے خود اپنی گرہ سے تمام ضروریات مثلاً میز۔ کرسی۔ حمام وغیرہ وغیرہ بہم پہنچانے کا تہیہ کر لیا۔ اور ایک کثیر رقم بطور چندہ جمع کر کے اس کام کو پورا کیا ٭

(۳) ایک عورت مسمّی مائی جمیا جس نے ارتداد ملکانہ کے دنوں نہایت ہمت اور جرأت سے شدھی والوں کا مقابلہ کیا تھا۔ حتیٰ کہ اپنی پیری کی عمر میں اپنے عزیز رشتہ داروں سے محض ارتداد کی خاطر قطع تعلق کر لیا تھا۔ اور احمدی مبلغین کی امداد کرتی رہی تھی۔ وہ جب قادیان میں آئی۔ تو لجنہ نے اس کو کوئی تحفہ بطور یادگار کے پیش کرنے کی تجویز کی۔ چنانچہ یہ فیصلہ ہوا۔ کہ اسے ایک سونے کی انگوٹھی جس پر "الیس اللہ بکاف عبدہ" لکھا ہوا ہو۔ بنوا دی جائے۔ چنانچہ لجنہ کی طرف سے یہ تحفہ پیش کیا گیا ٭

(۴) سال بھر میں دو دفعہ یتامیٰ مساکین اور بیواؤں کو لجنہ کی طرف سے دعوت دی گئی۔ جس میں ممبرات لجنہ نے ہی اپنے ہاتھوں سے تمام کام کئے۔ اور مدعو بچوں اور عورتوں کی تعداد ۵۰۰ اور ۶۰۰ تک ہوتی رہی ہے ٭

مستورات قادیان سے چندہ عام کی وصولی کا انتظام باقاعدہ ہے۔ اس کے علاوہ جس جس

موقع پر چندہ کی وصولی کا کام حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد یا ناظر صاحبان کے حکم کے ماتحت لجنہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اس کو بہت حسن اسلوبی سے انجام دیا جاتا ہے۔ چنانچہ جن دنوں سید دلاور شاہ صاحب ایڈیٹر مسلم آؤٹ لک قید ہوئے تھے۔ حضرت اقدس نے ان کی امداد کے لئے عورتوں سے چندہ جمع کرنے کا حکم دیا۔ اور لجنہ نے خدا کے فضل سے مبلغ چار سو سے کچھ زائد رقم علاوہ زیورات کے چندہ مستورات سے جمع کیا۔ اور اس سلسلہ میں حضرت اقدس کے حکم کے ماتحت ۲۲ جولائی کا جلسہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحفظ عزت کے لئے تمام ملک کے ہر گوشہ میں قائم ہوا تھا۔ لجنہ نے بھی ایک بڑا جلسہ منعقد کر کے قرار دادیں پاس کیں۔

ماہ جون میں ناظر صاحب مقبرہ بہشتی کے ایما سے توسیع بہشتی مقبرہ کے لئے بھی لجنہ نے مستورات قادیان سے چندہ فراہم کیا۔ جس کی تعداد ۱۲۴۸ روپیہ ہے۔ ماہ نومبر میں جلسہ سالانہ کا چندہ بھی لجنہ نے مستورات قادیان سے فراہم کیا۔ جس کی تعداد ۱۴۳ روپے ہے۔ سب سے بڑی اور قابل تذکرہ بات امۃ الحی لائبریری کا اجراء ہے۔ غالباً یہ امر آپ لوگوں سے مخفی نہیں ہوگا کہ ہماری اس لجنہ کی اصل بانی اور محرک حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ مغفورہ ہی تھیں طاب اللہ ثراہا۔ ان کی وفات پر لجنہ اماء اللہ قادیان نے بطور یادگار کے ایک لائبریری بنانے کی تجویز پاس کی کی تھی۔ چنانچہ اب یہاں ہی چند سالوں کی کوششوں کے بعد خدا کے فضل سے وہ لائبریری مختصر طور پر قائم کی گئی ہے۔ فی الحال فنڈ کی گنجائش کے مطابق لائبریری میں حسب ذیل کتابیں منگوائی گئی ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کتب

حضرت خلیفۃ المسیح اول و ثانی کی کتب۔

سلسلہ احمدیہ کے علماء اور مصنفین کی چیدہ چیدہ کتب۔ تاریخ اسلام کی مشہور کتابیں۔ بیگم صاحبہ بھوپال کی تمام تصانیف۔

اس موقع پر میں جنابہ مریم بیگم صاحبہ حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔ جو کہ اس لائبریری کی مہتمم ہیں کہ انہوں نے ایک قلیل مدت میں انتظامات لائبریری کو بحسن خوبی سرانجام دیا۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔ لیکن اس لائبریری کو اس مختصر پیمانہ پر قائم کر کے ابھی ہم اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہوئے۔ بلکہ انشاء اللہ اپنی کوششوں کو جاری رکھیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قومی یادگار کی بہترین طریقہ پر تکمیل کی توفیق دے۔

اس موقع پر میں بیرونجات کی بہنوں کو بھی خصوصیت سے اس طرف توجہ دلاتی ہوں۔ کہ وہ اس مرکزی لائبریری کا ضرور خیال رکھیں۔ اور اس کی اعانت سے دریغ نہ فرمادیں۔ خواہ وہ کتابوں کی صورت میں ہو یا نقد روپوں کی۔

بیرونجات میں سے سیالکوٹ۔ امرتسر۔ لاہور

فیروز پور میں تو پہلے ہی لجنہ قائم ہو چکی تھی۔ اس سال دہلی میں بھی لجنہ اماء اللہ قائم ہو گئی ہے۔ سیالکوٹ اور امرت سر کی لجنہ کی کارگذاریاں خوش کن ہیں۔ اور اس کی رپورٹیں جو وہاں سے آئی ہیں۔ درج ذیل ہیں ؛

رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ امرتسر

اس لجنہ کو قائم ہوئے صرف ایک سال ہوا ہے اور یہ پہلی سالانہ رپورٹ ہے جو لکھی گئی ہے۔

جلسے۔ جب سے لجنہ قائم ہوئی ہے۔ اس کے پندرہ روزہ اجلاس باقاعدہ جناب ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امیر جماعت احمدیہ کے مکان پر منعقد ہوتے رہتے ہیں کل ۱۲۷ اجلاس منعقد ہوئے ہیں۔ حاضری خدا کے فضل سے ہر ایک اجلاس میں تسلی بخش تھی بعض دفعہ تیس بتیس تک ہو جاتی تھی۔ اور گاہے گاہے غیر احمدی مستورات بھی آجاتی ہیں۔ اکثر بہنیں اپنے لکھے ہوئے مضمون بھی سناتیں۔ جو دلچسپی سے سنے جاتے۔ عام طور پر ہر ایک جلسہ میں تلاوت قرآن شریف (مع ترجمہ کے) کی جاتی۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے ضروری کوئی مضمون سبق آموز پڑھا جاتا۔ بعدہٗ دوسرے چیدہ مضامین اخبار مصباح اور الفضل میں سے بہنوں کی دلچسپی کے واسطے سنائے جاتے ہیں ؛

دو پردہ لیکچر بھی لجنہ کے زیر اہتمام کروائے گئے جو فرائض مستورات کے مضمون پر جناب صوفی غلام محمد صاحب بی اے مبلغ ماریشیس اور جناب حافظ روشن علی صاحب نے دئے۔ جو نہایت توجہ سے سنے گئے۔ اور بہت ہی موثر ثابت ہوئے۔ ان لیکچروں میں محلہ کی غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔ اور اچھا اثر لے کر گئیں ہر اجلاس کی رپورٹ باقاعدہ درج رجسٹر ہوتی ہے

چندہ :۔ کا انتظام بھی ابھی سیکرٹری لجنہ کے ہی سپرد ہے۔ جو باقاعدہ طور پر وصول کیا جاتا ہے۔ حضرت اقدس کی اپیل اخبار مسلم اوٹ لک کی امداد کے متعلق سب سے اول بیرونی انجمنوں میں سے لجنہ امرت سر نے لبیک کہا۔ اور ایک سو روپیہ اسی ہی قادیان بھیجا۔ مجموعی چندوں کی کل رقم گذشتہ جنوری سے اس مہینہ تک) جو اس سال لجنہ اماء اللہ امرت سر کے اہتمام سے اکٹھی ہوئی۔ اس کی تعداد ۰۔۲۔۲۳۶ تھی جس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے :۔

چندہ عام	۰	۶	۱۰۷ روپے
جلسہ سالانہ	۰	۴	۲۱ "
چندہ ممبری لجنہ	۰	۸	۷ "
امداد مسلم اوٹ لک	۰	۰	۱۰۰ "
میزان کل	۰	۲	۲۳۶ "

اخبار مصباح کے ۱۳ خریدار ہیں۔ کیونکہ اکثر بہنیں پڑھی لکھی نہیں ہیں۔ اس کمی کی طرف لجنہ خاص توجہ کر رہی ہے ؛

تبلیغ :۔ عام طور پر ابھی مسائل اور طرز تبلیغ سے بہنوں کو پوری واقفیت نہیں۔ اس واسطے ابھی تبلیغ

KHILAFAT LIBRARY

بالپنے آپ تک ہی محدود ہے۔ انشاء اللہ واقفیت اور علم کے بڑھنے سے اپنی حدود سے باہر نکلیگی۔

ایک تجویز لجنہ میں یہ بھی پیش ہوئی تھی کہ محلہ دار بہنیں اپنے اپنے محلوں میں جاکر غیر احمدی گھروں میں تبلیغ اور مسلمانوں کی اقتصادی ضروریات کی طرف توجہ دلائیں۔ لیکن بعض مردوں کی مخالفت سے اس تجویز پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔

نمائش۔ اس سال نمائش میں پانچ عدد نمونے مختلف اشیاء کے لجنہ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔

آخر میں میں ان بہنوں کا جو لجنہ اماء اللہ امرتسر میں خاص شکریہ کی مستحق ہیں۔ شکریہ ادا کرتی ہوں لجنہ کی ترقی میں سے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے واسطے جو سعی بلیغ بہن امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام محمد صاحب سے ہوئی ہے۔ وہ بہت ہی قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بہن مذکورہ کو اس کی جزائے خیر دے۔ اس کے بعد بہن نصرت جہاں بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد امین صاحب کا شکریہ ہے۔ انہوں نے اچھے اچھے مضامین سنانے اور جلسے کا خاطر خواہ انتظام کرنے میں بہت کچھ حصہ لیا ہے۔

اس کے بعد بہن کریم بی بی صاحبہ اہلیہ قاضی عبدالمجید صاحب کا شکریہ ہے۔ جو اچھی تبلیغ کر سکتی ہیں۔ اور احمدی مسائل سے اچھی واقفیت رکھتی ہیں۔ آخر میں اور سب سے بڑھکر شکریہ کی مستحق اہلیہ صاحبہ جناب ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امیر جماعت احمدیہ امرتسر ہیں۔ جن کی سرپرستی میں لجنہ اماء اللہ امرتسر کی تمام کارروائی امن اور آرام کے ساتھ سرانجام پاتی رہی ہے۔ اور انجمن کے چندوں کے بیشتر حصہ کی فراہمی ان کی توجہ کا ہی نتیجہ ہے۔ بعد میں میں تمام دوسری بہنوں کا شکریہ ادا کرکے اپنی رپورٹ کو ختم کرتی ہوں۔ فقط۔ والسلام

خاکسار محمودی بیگم بنت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب
امیر جماعت احمدیہ۔ امرتسر۔
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ۔ امرتسر

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کا چوتھا احمدیہ گرلز سکول کا نیا سال الحمدللہ بہت اچھی طرح گذر رہا ہے۔ نتیجہ امتحان ۱۹۲۷ء بھی بفضل خدا فرحت افزا نکلا۔ اس وقت سکول پرائمری تک ہے۔ جس میں چار استانیاں تنخواہ دار ہیں۔ اور دینیات کی دو استانیاں جو کہ ممبرات لجنہ میں سے ہیں۔ آنریری طور کام کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ معلمات و متعلمات کی اخلاقی حالت کی طرف خاص توجہ ہے۔ اور بورڈ سکول کا فرض اولین ہے۔ کہ گاہے گاہے سکول کا معائنہ کرکے رپورٹ کرتی رہیں مگر افسوس کہ ممبرات بورڈ سے کوئی بھی اپنے فرض ادا کرنے کو طیار نہیں۔ خادمہ کسی حد تک اس خدمت کو ادا کرتی رہی۔ الا ماشاء اللہ۔ ہر مہینے کی پہلی اتوار کو ایک عام جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں علاوہ

سکول و احمدی مستورات کے غیر احمدی عورتیں بھی اکثر شریک ہوتی ہیں۔ یہ جلسہ جوکہ ۱۹۲۷ء تک ہر مہینے باقاعدہ ہوتا رہا۔ ابھی تک صرف خاکسار کی تقریر ہی اس میں ہوتی ہے۔ قرآن خوانی و نعت خوانی ممبرات لجنہ میں سے ایک بہن کرتی ہیں۔ اور سکول کی طالبات اکثر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظمیں پڑھتی ہیں۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت در پردہ سنتے رہتے ہیں۔ اور بسا اوقات بعد میں کچھ وقت لیکر اپنی رائے کا اظہار کرتے اور ہدایات دیتے ہیں۔ مہینے کے آخری اتوار طالبات میں لیکچر دیا جاتا ہے۔ اور جس مضمون پر لیکچر ہو۔ اس کو ذہن نشین کرنے کے بعد طالبات سے کچھ سوال کیئے جاتے ہیں۔ بعدہٗ وہ اس نصیحت پر عامل ہونے کا عہد کرتی ہیں اور تجویز ہے۔ کہ ہر چھ ماہ کے بعد اصلاح اخلاق پر انعام تقسیم کیئے جائیں۔ نیز ایک بار انعام دیے جا چکے ہیں۔ جس میں چند لڑکیاں ہی انعام سے محروم رہیں۔ چندہ مستورات جو صرف احمدی عورتوں سے ہی لیا جاتا ہے۔ کم و بیش ۵۰۰ روپیہ ہو جاتا ہے اور ۵۸ روپے گرانٹ گورنمنٹ سے ملتی ہے۔ قریباً ۱۰۰ روپیہ ماہوار سکول کا خرچ ہے۔ دیگر خاص خاص تحریکوں پر ہماری مستورات چندوں میں کافی حصہ لیتی رہی ہیں۔ جن کی فہرست میں یوں نہیں دے سکتی۔ کہ میں مہینہ بھر سے قادیان میں ہوں۔ اور رجسٹر کارروائی میرے پاس نہیں۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ چندہ جلسہ مستورات سے ۲۵ روپیہ وصول ہوا۔

طالب دعا۔ خاکسار سیدہ فضیلت سیکرٹری لجنہ و سکول سیالکوٹ

سندھ میں تعزیت کے غیر اسلامی طریق

بعض لوگوں کی موت بھی زندہ لوگوں کے لئے عبرت کا مقام ہوتی ہے۔ ابھی تیسرا دن گذرا ہے کہ یہاں پر ایک بڑھیا فوت ہوئی ہے۔ اس بیچاری کو پیسہ جمع کرنے کا بہت ہی شوق تھا۔ چاہے جس طرح بھی ہو۔ پیسہ ہاتھ سے نہ جائے۔ اسی طمع میں اس نے سود لینے کو بھی اپنے لئے جائز سمجھ لیا تھا۔ ایک مرتبہ میرے خسر صاحب نے اس سے کچھ روپیہ قرض لیا جب ادائگی کا وقت آیا۔ تو اس نے کہا کہ میں سود بھی لونگی۔ ورنہ روپیہ دینے کا مجھے فائدہ کیا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ تو مسلمان ہو کر سود لیتی ہے۔ مسلمان کو نہ لینا جائز نہ دینا جائز۔ کیا تو نے دوزخ کی آگ مال کے لئے قبول کر لی ہے۔ اس نے ان کو تو چھوڑ دیا۔ لیکن آئندہ کے لئے نام بدل لیا۔ سود کر کے نہیں لیا کرتی تھی۔ اگر کسی کو زیادہ روپیہ دیتی۔ تو بکرا لیتی۔ اگر تھوڑے دیتی تو مرغا لیا کرتی تھی۔ اگر کوئی زیور وغیرہ رہن رکھتا۔ میعاد پر اگر کوئی چھڑا کر لے گیا تو خیر۔ ورنہ پھر زیور نہ دیا کرتی تھی۔ کئی بیچارے غریبوں کے زیورات اسی طرح گئے۔ قصہ کوتاہ اتنی مشکل سے زر جمع کیا۔ لیکن مرتے وقت کچھ بھی کام نہ آیا

آدمی کے وہی کام آتا ہے۔ جو اپنے ہاتھ سے خدا کی راہ میں دے۔ جب فوت ہوئی اور بیمار پڑی۔ تو پھر آنکھیں ہی نہیں کھولیں۔ اور دو تین روز پہلے ہی سے نیچے کے جسم کی جان نکل گئی تھی۔ لیکن سارا دم نہ نکلتا تھا۔ اسی بندش کے خیال سے اس کے لڑکوں نے ان دنوں میں کچھ خیرات وغیرہ بھی کی تھی۔ لیکن وہ بھی بھاجی کے طور پر شریکہ برادری میں تقسیم کر دی۔ یہاں پر جب کوئی مرتا ہے۔ تو عجیب تماشہ ہوتا ہے۔ ہمیں تو ان کا حال دیکھکر بجائے رونے کے ہنسی آتی ہے۔ سب عورتیں فرش پر بیٹھی رہتی ہیں۔ سارا دن اور ساری رات۔ جب کوئی عورت پرسا دینے کے لئے آتی ہے۔ تو دس پندرہ عورتیں جو صف ماتم پر پہلے بیٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔ اُٹھتی ہیں۔ اور سر ننگے کر کے اپنے دوپٹے عجیب طرح سے اپنے گرد لپیٹ لیتی ہیں۔ کمر کے پاس گرہ لگاتی ہیں۔ بعینہٖ میڈم صاحبہ کا گون بن جاتا ہے۔ پھر سب کی سب کھڑی ہو کر سینے پر ہاتھ مار مار کر یا حسین یا حسین کر کے پیٹتی ہیں۔ تھوڑی دیر بعد پھر اس طرح کرتی ہیں۔ جیسے نماز کی نیت کر کے لوگ سینہ پر ہاتھ باندھ لیتے ہیں۔ لیکن یہ نیچے چھوڑ دیتی ہیں اور متعدد مرتبہ اس طرح کرتی ہیں۔ منہ سے خدا جانے کیا کیا بکواس بکتی ہیں۔ تھوڑی دیر بعد پھر بیٹھ جاتی ہیں۔ بین کر کے روتی ہیں۔ جب سب کچھ ہو جاتا ہے تو پھر ایک دوسرے کے گلے لگ کر عارضی رونا روتی ہیں۔ آہ ہوں آہ ہوں۔ اس نے بھی کیا۔ اس نے بھی کیا۔ پھر سر خرو سلامت اچھا بھلا منہ گھنگھٹ سے نکالکر کہتی ہیں۔ کہ بہن! تیری دادی کی تو رضا اللہ کی جو گھر والی عورتیں ہوتی ہیں۔ ان سب کو باری باری اسی طرح کہنا پڑتا ہے۔ وہ جواب دیتی ہیں چھاتی پر ہاتھ مار کر کہتی ہیں کہ قبول ہے۔ ہم لوگ چاہے ان رسوم میں سے ان کے ساتھ کچھ بھی نہیں کرتے۔ لیکن وہ خود بخود کرتی رہتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ کیا کوئی ہماری فلانی تھوڑی حیثیت کی تھی۔ جو ہم پرسا بیٹھ کر لیں۔ جب وہ اپنے سب کاموں سے فراغت حاصل کر لیتی ہیں تب ہم معذرت کرتی ہیں۔ میری ساس جی ابھی گو وہ احمدی نہیں ہوئیں۔ لیکن صحبت کے اثر سے انہیں نماز پڑھنے کی عادت تھوڑی بہت ہو گئی ہے۔ ایک مرتبہ ہم اور وہ ایک گھر میں معذرت کرنے کے لئے گئے۔ تو جب وہ عورتوں کے سامنے کھڑی ہو کر پرسا دینے لپیٹنے لگیں تو بجائے اس کے کہ اپنے ہاتھوں کو نیچے کریں سینہ پر باندھ کر نماز پڑھنے لگ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد یاد آیا۔ کہ میں تو پیٹ رہی ہوں۔ پھر بدستور پیٹنا شروع کر دیا۔ والسلام۔

راقمہ:۔ ممتاز بیگم از قلعہ مرزا محمود خان مالیر کوٹلہ

بہن ممتاز کو شکایت ہے۔ کہ ان کے دو مضمون نہیں چھپے۔ مجھے کاغذات میں ملے نہیں۔ اگر مل گئے۔ تو ضرور چھاپ دیئے جائینگے۔ (ایڈیٹر)

توسیع اشاعت مصباح میں حصہ لینے والی بہنوں کے نام شکریہ کے ساتھ درج مصباح ہونگے ۔

چوہے کی مینگنی

چوہے تقریباً ہر گھر میں ہوتے ہیں۔ اور اکثر نقصان کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہمیں معلوم نہیں کہ ہم ان سے کتنا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ چوہوں کی مینگنیں جو ہم گھروں اور دکانوں سے نکالکر باہر پھینک دیتے ہیں۔ نہایت قیمتی اور مفید چیز ہیں۔ اور ان کی بدولت کئی موذی امراض سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ ہم اسے عرصہ سے استعمال کر رہے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل امراض پر بہت مفید پایا ہے۔

(۱) چوہے کی مینگنوں کو باریک پیس کر کپڑ چھان کر لیں۔ اور پانی کے ساتھ دانہ مٹر کے برابر گولیاں بنا کر سایہ میں سکھالیں۔ ان میں سے دو دو گولیاں صبح - دوپہر اور شام کو بکری کے دودھ کی لسی یا تازہ پانی کے ہمراہ کھانے سے عورتوں کا پرور روگ یعنی سیلان الرحم دور ہو جاتا ہے۔ اور اکثر پہلی ہی خوراک اپنا اثر دکھلاتی ہے ؞

(۲) اسی طرح استعمال کرنے سے خونی بواسیر دور ہو جاتی ہے ؞

(۳) اس کے استعمال سے پھیپھڑوں سے خون آنا یعنی سل کو بھی فائدہ پہنچتا ہے ؞

(۴) خون کے دست - خونی قے اور نکسیر کے لئے بھی مجرب ہے ؞

(۵) جس جگہ باؤلے کتے نے کاٹا ہو۔ وہاں نشتر سے پچھنے لگا کر چوہے کی مینگنی کو گائے کے پیشاب یا پانی میں پیس کر لیپ کر دیں۔ اور دو دو ماشہ چوہے کی مینگنی باریک پسی ہوئی دونوں وقت پانی کے ساتھ ۴۰ روز کھلائیں ؞

(۶) جس جگہ کے بال جھڑتے ہوں یا جھڑ گئے ہوں اس جگہ چوہے کی مینگنی کو سرکہ میں پیس کر دن میں دو بار لیپ کرنا چاہیئے۔ اس سے بال جھڑنے موقوف ہو جاتے ہیں۔ اور نئے بال پیدا ہو جاتے ہیں ؞

(۷) اگر پیشاب بند ہو۔ تو چوہے کی مینگنی کو پانی میں پیس کر یا دہی میں ملا کر قدرے گرم کر کے پیڑو پر لیپ کر دیں۔ اور دو ماشہ باریک پسی ہوئی مینگنی کو پانی کے ہمراہ کھلائیں۔ پیشاب کھل جائیگا ؞

(۸) درد گردہ کے لئے بھی مذکورہ بالا طریقہ سے گردے پر لیپ کریں۔ فوراً آرام ہو گا ؞

(۹) درد رحم کے لئے بھی اسی طرح ناف کے ذرا نیچے لیپ کرنا مفید ثابت ہوا ہے ؞

(۱۰) چوہے کی مینگنی کو پانی میں پیس کر بواسیر کے مسوں پر لیپ کرنا نہایت مفید ہے ؞

(۱۱) بھڑ اور زہریلی مکھی وغیرہ کے ڈنگ پر چوہے کی مینگنی کو پانی میں باریک پیس کر لیپ کرنا درد - جلن اور ورم کو دور کرتا ہے۔

وغیرہ وغیرہ ؞

(رسالہ لیڈی ڈاکٹر)

بات چیت کا صفحہ

پچھلے مصباح کے معموں کا حل

معمہ نمبر ۱ مندرجہ صفحہ ۱۶:۔ اس کا حل یوں ہے:۔

آٹھ سیر والا پیپہ ا

پانچ " " " ب

تین " " " ج

(۱) پہلے ا کو ب میں لنڈھا دو۔ اور پھر ب کو ج میں لنڈھا دو۔ اس طرح سے ا میں تین سیر ب میں دو سیر اور ج میں تین سیر گھی ہو جائے گا ٭

(۲) اب پھر ج کو ا میں لنڈھا دو۔ اور ب کو ج میں لنڈھا دو۔ اس طرح سے ا میں چھ سیر اور ج میں دو سیر گھی ہو جائیگا۔ ب خالی رہ جائے گا ٭

(۳) ا کو ب میں لنڈھا دو۔ ب میں پانچ سیر اور ا میں ایک سیر گھی ہو جائے گا ٭

(۴) ب کو جس میں پانچ سیر گھی ہے ج میں لنڈھا دو۔ ج میں پہلے دو سیر گھی تھا۔ ایک سیر اور پڑنے سے وہ بھر جائیگا۔ اور ب میں چار سیر گھی رہ جائے گا ٭

(۵) ج کو جس میں تین سیر گھی ہے۔ ا جس میں ایک سیر گھی ہے۔ اُلٹا دو۔ ا میں چار سیر گھی رہ جائیگا۔

اس کا جواب مندرجہ ذیل بہنوں نے درست بھیجا ہے:

(۱) لطیف بیگم دختر ملک برکت علی صاحب گوجرات پنجاب (۲) سردار اختر۔ اہلیہ شیخ رفیع الدین احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس کراچی (۳) معراج بیگم دختر ڈاکٹر احمد بخش صاحب چوک سیداں ہوشیارپور (۴) فرخندہ اختر بنت شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس کراچی (۵) چودھری بشیر احمد صاحب وکیل سیالکوٹ (۶) بوجی بنت منشی حبیب الرحمن صاحب حاجی پورہ (۷) اقبال بیگم بنت منشی محمد اسمٰعیل صاحب محلہ دارالرحمت قادیان (۸) امۃ الرحمن ہمشیرہ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل ونسیم کشمیر (۱۰) یوسفی مونگیر۔

(۲)

معمہ نمبر ۲ مندرجہ صفحہ ۱۹۔ اگرچہ اس معمہ میں چند غلطیاں رہ گئی تھیں۔ تاہم بہنوں نے اس کا حل کیا ہے اس کا حل یوں ہے:۔

ع	ب	س	ت	×	پ
ل	ا	ی	ق	×	ن
م	ب	ل	س	ک	×
×	×	×	ی	ا	ص
×	ن	ص	یا	×	د
ح	ص	ن	×	ک	ل

مندرجہ ذیل بہنوں نے اس کا درست جواب ارسال کیا ہے:۔

(۱) مسز ایسے۔ آر۔ خواجہ قادیان (۲) افضل بیگم اہلیہ بابو محمد عمر صاحب جہلی (۳) لطیف بیگم دختر ملک برکت علی صاحب گوجرات پنجاب (۴) سردار اختر کراچی (۵) اہلیہ چودھری بشیر احمد صاحب وکیل سیالکوٹ شہر۔

معمہ نمبر ۳ مندرجہ صفحہ ۲۱ کا جواب امرود ہے اس میں مندرجہ ذیل الفاظ بنتے ہیں۔ دور۔ درم درم۔ ورد۔ اُم۔ رام ٭

اس کا جواب مندرجہ ذیل بہنوں نے ارسال کیا ہے:۔

(۱) افضل بیگم جہلی (۲) سعیدہ صادق کراچی (۳)

جمیلہ خاتون کرہل (۴) محمودہ بیگم مرزانگ (۵) زینت بیگم
مالنہ منڈی پٹیالہ (۶) معراج بیگم ہوشیارپور (۷) سارہ بیگم
فیض اللہ چک (۸) امۃ الرحمان قادیان (۹) عائشہ بیگم
فیروزپور (۱۰) مسز اے۔ آر۔ خواجہ قادیان (۱۱)
فرخندہ اختر کراچی (۱۲) امۃ اللہ جماعت ہفتم تونہ کی
(۱۳) سردار اختر کراچی (۱۴) اقبال بیگم دارالرحمۃ قادیان
(۱۵) محسنہ خاتون سوداگران کٹک (۱۶) ایس۔ ایس نسیم کشمیر
(۱۷) یوسفی بیگم مونگھیر (۱۸) رسول بی بی مرادہ

(۴)

حل طلب انعامی معمہ (کراس ورڈ)

۱۴	X		۱۳	۱۲	۱۱	۱
	۳	X				۲
	X					۴
X	۱۵			۵	X	۱۰
۱۷	۶	X		X	X	X
		۸	X	۱۶		۷
X	X	۱۸		۹	X	X

آمنے سامنے
۱۔ بارش
۲۔ قسمت
۳۔ چلا جا
۴۔ بیہودہ باتیں
۵۔ نرمی
۶۔ آج
۷۔ غصہ
۸۔ حیا
۹۔ ایک مہینہ

اوپر نیچے آنا
۱۰۔ ایک شہر کا
۱۱۔ حسد کرنا
۱۲۔ آرام
۱۳۔ ایک آواز
۱۴۔ خوش
۱۵۔ دوست
۱۶۔ حرف جر (فارسی)
۸۔ اندھیرا
۱۷۔ سخت ہو جانا

جو بہن اس معمہ کا جواب سب سے پہلے صحیح ارسال کریگی انکو ایک مفید کہانیوں والی کتاب مفت نذر ہوگی۔ خاکسارہ ایس ایس نسیم از کشمیر

(۴)

(۱) میں ایک پانچ حرفی نازک چیز کھانے میں بہت لذیذ ہوں۔
(۲) میرا پہلا اور تیسرا حرف مل کر ایک ایسی چیز کے معنے دیتا ہے جس کی تمام دنیا کو ضرورت ہے۔ اور اس کے بغیر زندگی ناممکن ہے۔
(۳) میرا پانچواں دوسرا حرف ملکر ایک وسیع جگہ کے معنے دیتا ہے۔
(۴) میرا پہلا، تیسرا، پانچواں حرف ملکر ایک خوشبودار چیز کے معنے دیتا ہے۔
(۵) میرا پانچواں دوسرا، تیسرا حرف مل کر ایسی چیز کے معنے دیتا ہے۔ جس کی کپڑوں کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔
(۶) میرا دوسرا پہلا اور تیسرا حرف مل کر ایک خطرناک جانور بن جاتا ہے۔
(۷) میرا چوتھا پہلا اور پانچواں حرف ملکر حملہ کرنے کے معنے دیتا ہے۔
(۸) میرا دوسرا پانچواں حرف ملکر دلنشین میں سے ایک قسم ہوتا ہے۔
(۹) میرا تیسرا دوسرا حرف مل کر ایک فائدہ مند پھل بن جاتا ہے۔ والسلام

امۃ الرحمن ہمشیرہ مبارک احمد مولوی فاضل
قادیان دارالامان

لطائف

مصباح نے جہاں بہت سی عورتوں کو مضمون نگار بنا دیا ہے۔ وہاں اس کا احسان بہت سے مردوں کے سر پر بھی ہے۔ کہ وہ مضمون نویس بن گئے ہیں۔ کیونکہ مصباح کے لئے کئی ایسے مہربانوں کے مضامین پہنچے۔ جن کو غالباً زندگی بھر میں کبھی مضمون لکھنے کا خیال نہیں آیا یا کم از کم میں نے ان کا مضمون الفضل سلسلہ احمدیہ کے آرگن میں نہیں دیکھا۔ یہ عجیب بات ہے کہ بعض مردوں کو یہ آرزو ہے۔ کہ ان کے مضامین مصباح میں چھپیں اور کئی خواتین بھی ایسی ہیں جو مردانہ اخبار کے لئے مضامین شوق سے لکھتی ہیں۔ مگر اپنے اخبار کے لئے ان کو وقت نہیں ملتا ؎

الفضل میں ہمارے دو چار دوستوں نے برقع کی بحث چھیڑ رکھی ہے۔ اور اس پر اظہار خیالات ہو رہا ہے کوئی کہتا ہے۔ جالی میں دکھائی نہیں دیتا۔ کوئی کہتا ہے پرانے برقع میں گھبراہٹ معلوم دیتی ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ بوجھل معلوم ہوتا ہے۔ اے حضرات! کبھی آپ نے دو چار دن برقع پہن کر تجربہ کیا۔ جو اس پختگی کے ساتھ رائیں دی جا رہی ہیں۔ کیوں نہیں آپ یہ بحث عورتوں کے لئے چھوڑ دیتے۔ وہ اپنے لباس کی موزونیت کیلئے خود بہتر سمجھتی ہیں۔ اور خدا کے فضل سے لکھنا بھی جانتی ہیں۔ آپ کے لئے اور بہت سے مسائل بحث کیلئے موجود ہیں۔

بعض مرد خود تو مضمون نہیں لکھتے۔ مگر عورتوں سے ایسے مضامین لکھا دیتے ہیں یا انہیں لکھ دیتے ہیں۔ ان مضامین کا نشان یہ ہوتا ہے کہ بعض خیالات فطرتاً عورت کے دل میں پیدا نہیں ہو سکتے۔ یا کم از کم وہ ان پر زور نہیں دے سکتی ؎

پچھلے دنوں ایک بزرگ نے الفضل میں ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی تحریک فرمائی۔ اس کے جواب میں ایک بی بی نے مصباح میں کچھ درد دل کا اظہار کیا۔ مگر لطیفہ یہ ہے۔ کہ خود ان بزرگ نے آج تک ایک سے زیادہ بی بی کی ہے۔ اور اب تو عمر کے اس حصہ میں ہیں جب ایسی ذمہ داری اٹھانے کے لئے بلا اشد ضرورت کے کوئی تیار بھی نہیں ہوتا۔ ادھر حجابی بی نے چند جلی کٹی سنائیں۔ ان کو بھی اطمینان ہے کہ بہرے میاں فواحدۃ پر ہی عمل پیرا رہیں گے۔ بہتر ہوتا کہ یہ بحث فریقین میں سے ایسے افراد اپنے ذمے لیتے۔ جو اس امتحان میں پڑ چکے ہوتے ؎

جس طرح پرانے طرز کے خطوط میں عموماً یہ فقرہ لکھنا ضروری سمجھا جاتا ہے کہ یہاں خیریت ہے۔ آپکی خیریت خداوند کریم نیک مطلوب ہے۔ حال یہ ہے کہ آپ کی بھاوج فوت ہوگئی ہے۔ اسی طرح نو آموز لڑکیاں بھی مضمون بھیجتی ہیں تو یہ ضرور لکھتی ہیں۔ دولت ہے میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ مصباح کے لئے میں بھی مضمون لکھوں۔ وغیرہ ذالک۔ اور کوئی کہے گے آمدی و پیر شدی۔ اور آخیر میں یہ الفاظ کہ اب میں اس مضمون کو ختم کرتی ہوں

زمانے کا رنگ

تعلیمی اصلاحات کے متعلق خواتین کی پہلی کانفرنس کا اجلاس بارہ دری قیصر باغ میں شروع ہوا۔ شہر لکھنؤ کے ہر قوم و فرقہ کی تقریباً جملہ سربرآوردہ اور معزز خواتین کانفرنس میں موجود تھیں۔ رانی صاحبہ منڈی کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئیں۔

(۱) یہ کانفرنس عمر رضامندی اور شادی کے بڑھائے جانے کے متعلق سر ہری سنگھ گوڑ کے مسودہ قانون کی جو اس وقت لیجسلیٹو اسمبلی کے سامنے پیش ہے۔ تائید کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔ لیکن اپنی اس رائے کا اظہار کرتی ہے کہ رضامندی اور شادی کی عمر کم از کم ۱۶ سال ہونی چاہئیے کیونکہ اس عمر سے قبل کسی لڑکی کی ٹھیک اور مناسب تعلیم نہیں ہو سکتی۔ (منجانب الصدر)

(۲) اس کانفرنس کی یہ متفقہ رائے ہے کہ موجودہ وقت میں لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیوں کی تعلیم کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ لہٰذا یہ کانفرنس اس ضرورت کے متعلق حکومت پر زور دیتی ہے۔ کہ وہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے پیشتر کی بہ نسبت ہر سال زیادہ رقم عطا کرکے مذکورہ بالا مقصد کے لئے کافی سرمایہ کرے۔

(۳) یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ اخلاقی اور ابتدائی مذہبی تعلیم لڑکیوں کی تعلیم کا جزو لاینفک ہونا چاہئیے اور یہ اس طریقہ پر دی جانی چاہئیے کہ جملہ طالبات اسے سمجھ سکیں۔

(۴) یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ دلہن کے لئے جہیز طلب کرنے کا رواج ترک کر دینا چاہئیے۔

(۵) یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ عورتوں اور لڑکیوں کا نصاب تعلیم مردوں اور لڑکوں کے نصاب تعلیم سے مختلف ہونا چاہئیے۔ عورتوں اور لڑکیوں کے نصاب تعلیم میں ابتدائی فزیالوجی۔ فزیکل کلچر کھلی ہوا کے کھیل۔ حفظان صحت۔ فرسٹ ایڈ۔ بچوں کی تربیت۔ کھانا پکانا۔ سلائی۔ امور خانہ داری۔ فنون لطیفہ اور نیچر اسٹڈی ایسے مضامین شامل ہونے چاہئیں ٭

(۶) یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ مڈل جماعتوں میں جملہ لڑکیوں کے لئے ایک ہی نصاب مقرر ہو۔ اور جماعت مذکور کے بعد ایک سے زائد نصاب تعلیم ہو۔ ایک ان لڑکیوں کے لئے جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ اور دوسرا ان لڑکیوں کے لئے جو امور خانہ داری کے متعلق ماہر ہونا چاہتی ہوں ٭

(۷) یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے۔ کہ لڑکیوں کے لئے ابتدائی تعلیم جبری اور مفت کر دی جائے۔

(۸) تجویز ہوا کہ یہ کانفرنس مردوں کے ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کے مروجہ طریقہ کے خلاف ہے۔

(۹) اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں پردہ کا جو رواج ہے۔ اس سے عورتوں کی تعلیم میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ یہ کانفرنس اپنی اس رائے کا بھی اظہار کرتی ہے۔ کہ کم از کم ابتدائی تعلیم کے زمانہ کے لئے پردہ کا طریقہ ترک کر دیا جائے۔

دہلی میں ۱۸ فروری کو جو آل انڈیا خواتین کانفرنس ہونیوالی ہے۔ اس کے لئے رانی صاحبہ منڈی۔ مس شفیقا۔ بیگم حبیب اللہ۔ مسز آینگر اور مسز شکلا ڈیلیگیٹ منتخب کی گئیں ٭

(ماسٹر محمد عبداللہ پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر مصباح قادیان سے شائع کیا)